ماہنامہ

علمیت

لاہور

دسمبر 2025ء

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے بین الصوبائی کانووکیشنز 2025ء

گورنر کے پی کے
فیصل کریم کنڈی

وفاقی وزیر تعلیم و تربیت
خالد مقبول صدیقی

وزیر تعلیم بلوچستان
راحیلہ حمید درانی

وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی
پروفیسر ڈاکٹر ناصر محمود

50 لاکھ طلباء و طالبات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں

لیڈز یونیورسٹی کانووکیشن 2025ء

لیڈز یونیورسٹی کے کانووکیشن میں وائس چانسلر یو ای ٹی ڈاکٹر شاہد منیر، ڈاکٹر نوید بھٹی، ڈاکٹر رفاقت علی اکبر اور چیئرمین لیڈز یونیورسٹی ظہور احمد وٹو و دیگر افراد نے شرکت کی۔

پاکستان میں تعلیمی دنیا کا ترجمان
ماہنامہ
Monthly ILMIAT Lahore

علمیت

لاہور

جلد نمبر 7 | شمارہ نمبر 12 | دسمبر 2025ء

Monthlyilmiat@gmail.com www.ilmiatonline.com facebook.com/ilmiat

چیف ایڈیٹر: ڈاکٹر رفاقت علی اکبر

ایڈیٹر: احمد علی عتیق

ڈپٹی ایڈیٹر: پروفیسر محمد شریف

مجلس ادارات

- میاں عمران مسعود
- عباس تابش
- محمد اقبال چاند
- مرزا کاشف
- چوہدری افتخار احمد

قانونی مشیر: مقصود ملک ایڈووکیٹ، لاہور ہائی کورٹ

نمائندگان

- محمد زین العابدین... میانوالی
- مزمل شبیر... بہاولپور
- مظفر اقبال... لودھراں

گرافکس ڈیزائنر: محمد سعید یعقوب

فہرست مضامین

اداریہ	05
سرکاری سکولوں میں پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس کے زیر تربیت افسران کی تعیناتی کا پروگرام	06
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا کانووکیشن 2025	07
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ایجوکیشنل براڈکاسٹنگ کا کردار	10
پاکستان اور ترقی یافتہ ممالک کی یونیورسٹیوں میں تحقیق کا معیار	11
کتابوں سے اسکرین تک: بدلتی ہوئی تعلیمی دنیا	13

ضرورت نامہ نگاران

تعلیمی میگزین ماہنامہ ''علمیت'' لاہور کیلئے پاکستان بھر کے تمام تحصیل و ضلعی مراکز سے نامہ نگاران کی ضرورت ہے۔ مکمل کوائف کے ساتھ رابطہ کریں۔ احمد علی، مینجنگ ایڈیٹر،
واٹس ایپ نمبر: 0333 4969330
ای میل: monthlyilmiat@gmail.com

برائے رابطہ: عبداللہ سینٹر، فلیٹ نمبر 04، اعوان ٹاؤن، لاہور
0333-4969330
0300-8878410

قیمت فی شمارہ: -/200
زر تعاون سالانہ: -/2000

احمد علی پبلشر نے پرنٹر انتخاب جدید پریس سے چھپوا کر 56 لارنکس کالونی گرڈ سٹیشن ایکسٹینشن II مغلپورہ روڈ گڑھی شاہو لاہور سے شائع کیا

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ②

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ ① جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ ②

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ⑤

تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔ ③ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔ ④ جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ ⑤

(سُورَۃُ العَلَق آیات ۱ تا ۵)

حدیث رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَن سلكَ طريقًا يلتَمِسُ فيهِ علمًا ، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طريقًا إلى الجنَّةِ ،
جو شخص علم کی جستجو میں کسی راہ کا مسافر ہوا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتے ہیں۔

ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

علامہ محمد اقبالؒ

ہمیں اپنی تعلیم کی پالیسی اور پروگرام کو اپنی عوام کے لیے موزوں، اپنی تاریخ وثقافت سے ہم آہنگ اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہے۔

(قائداعظم 27 نومبر 1947 پہلی تعلیمی کانفرنس)

مسلمان کیلئے سب سے بڑا خطرہ اگر کوئی ہے تو یہی کہ وہ خود اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہو، خود یہ نہ جانتا ہو کہ قرآن کیا سکھاتا ہے اور حضرت محمد ﷺ کیا ہدایت دے گئے ہیں۔ اس جہالت کی وجہ سے وہ خود بھی بھٹک سکتا ہے اور دوسرے دجال بھی اس کو بھٹکا سکتے ہیں۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

فروغ علم اور تعلیمی سرگرمیوں سے آگاہی کے لئے ماہنامہ علمیت لاہور کے خریدار بنیں

اداریہ

جامعات میں سخت سکیورٹی کے اقدامات

پنجاب میں دہشت گردی بیرونی شر پسند عناصر اور دیگر صورتحال کے پیش نظر جامعات اور تعلیمی اداروں میں حکومت نے سخت سکیورٹی انتظامات نافذ کرنے کے فوری احکامات جاری کیے ہیں۔ خراب صورتحال کے ذمہ داری براہ راست وائس چانسلرز اور ریکٹرز پر ڈال دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ہفتہ وار صورتحال سے آگاہ بھی کیا جائے گا۔ گورنمنٹ کے مراسلے میں سکیورٹی کے معیار اور طریقے کار پر مکمل طور پر عمل درامد کرنے کو کہا گیا ہے۔ محکمہ ہائر ایجوکیشن کے مطابق آنے اور جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہوگا۔ جو مرکزی گیٹ کہلائے گا۔ جبکہ باقی تمام دروازے اور مخصوص راستے بند کر دیے جائیں گے۔ مرکزی دروازے پر نہایت اعلی تربیت یافتہ گارڈ مقرر کیے جائیں گے۔ داخل ہونے والوں کے شناختی کارڈ کی پڑتال کر کے داخلے کے پاس جاری کیے جائیں گے۔ یونیورسٹی کا عملہ سٹاف اور طلبہ اپنے اپنے شناختی کارڈ نمایاں طور پر لگائیں گے۔ مشکوک افراد کے اندر جانے پر پابندی ہوگی، اس کے علاوہ یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ باؤنڈری وال آٹھ فٹ اونچی رکھی جائے اور دیوار پر آہنی جنگلے یا شیشے کے ٹکڑے لگائے جائیں۔ خفیہ مقامات پر کیمرے اور روشنی کا خصوصی اہتمام کیا جائے جو عمارتیں خالی ہیں اور کمرے استعمال میں نہیں ہیں انہیں بند رکھا جائے۔ تا کہ مشکوک اور غلط عناصر روح پوش نہ ہو سکیں۔ کچھ گارڈز باقاعدہ جامعات کا راؤنڈ کرتے رہیں۔ حکم میں یہ بھی کہا کہ سی سی ٹی وی نظام کو ہر وقت فعال رکھا جائے اس کے علاوہ ریکارڈ بھی سنبھال کر رکھا جائے۔ سکیورٹی گارڈز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور انہیں باقاعدہ تربیت دی جائے، انتظامیہ کو مقامی پولیس اسٹیشن سے بھی رابطہ رکھنا ہوگا۔ اس کے علاوہ جامعات میں سکیورٹی کمیٹیاں بھی بنائی جائیں۔ ہنگامی حالات میں انخلا کا منصوبہ نافذ کرنے فائر فائٹنگ آلات بھی نصب کیے جائیں۔ ریسکیو اداروں کے نمبر بھی اویزاں کیے جائیں۔ گاڑیوں کے داخلے کے وقت نمبر نوٹ کیے جائیں ان کی رفتار پر بھی نظر رکھی جائے۔ مجاز اور بے غیر مجاز اور مشکوک گاڑیوں پر نظر رکھی جائے۔ امتحانات، کانفرنسز کانووکیشن اور دیگر اجتماعات پر اضافی سکورٹی سٹاف تعینات کیا جائے۔ شرکا کی سکریننگ اور پولیس سے رابطہ بھی رکھا جائے۔ مشکوک سرگرمیوں کی رپورٹنگ، طلبہ اور جامعات کے اسٹاف میں سکیورٹی آگاہی اور روزانہ رونما ہونے والے واقعات کا مکمل ریکارڈ رکھا جائے۔ اس سلسلے میں وائس چانسلر تمام احکامات پر عمل درآمد کرائیں۔ ان کو ماہانہ سکیورٹی رپورٹس بھی بھیجنا ہوگی۔ یہ تمام ہدایات اور احکامات جامعات کو محفوظ رکھنے امن وامان قائم رکھنے اور دہشت گردی جیسے واقعات کے تحفظ کے لیے ہیں۔ قوم سانحہ پشاور آرمی پبلک سکول جس میں 147 افراد شہید ہوئے دینی مدارس اور دیگر تعلیمی اداروں میں ایسے واقعات کا سامنا کر چکی ہے، اور بہت سی قیمتی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں۔ ملک دشمن عناصر اکثر تعلیمی اداروں پر حملہ کر کے خوف و ہراس پھیلاتے ہیں۔ بعض اوقات خالی کمروں عمارتوں میں پناہ لے لیتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کی مثال لے لیں اس کے بہت زیادہ دروازے ہیں، شر پسند عناصر کہیں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں جامعات کے ہاسٹل پر بھی خصوصی نظر رکھی جائے۔ ملک دشمن ناصر اکثر یہاں پناہ لے لیتے ہیں۔ بعض دفعہ دیکھا گیا کہ ایسے طلبہ جو یہاں سے فارغ ہو تحصیل ہو کر جا چکے ہیں۔ جہاں ان کا تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہوٹل میں براجمان رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں طلبہ یونین کو بھی اعتماد میں لیا جائے۔ یونیورسٹیوں کے باہر پولیس چوکی اور اور گشت کا اہتمام کیا جائے۔ ان تمام اقدامات سے تعلیمی ماحول پر امن ہو جائے گا اور بعض اوقات طلبہ کے احتجاج میں بیرونی شرط پسند عناصر شامل ہو جاتے ہیں۔ جس سے سخت نقصان ہوتا ہے ہم سب کا فرض ہے کہ درسگاہوں کو پر امن بنانے کے لیے حکومت کا ساتھ دیں۔

پروفیسر ڈاکٹر رفاقت علی اکبر

سرکاری سکولوں میں پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس کے زیر تربیت افسران کی تعیناتی کا پروگرام

خصوصی تحریر: انعم عتیق

سرکاری سکولوں میں پاکستان کی اعلیٰ سروس کے زیر تربیت افراد کی پانچ روزہ تعیناتی کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔جس میں سکول اسمبلی میں شرکت ،کلاس روم کا جائزہ، اسباق کی منصوبہ بندی، مختلف مضامین کا جائزہ اور تدریس پر شامل ہے ۔ یہ مستحکم اقدام ہے اس پروگرام میں طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور شرح خارجہ میں کمی، کمیونٹی شرکت میں اضافہ، سکول باغات، صحت و صفائی نظم و ضبط کے علاوہ اس قسم کے دوسرے پروگرام بھی شامل ہیں۔ پاکستان میں سول سروس اکیڈمی والٹن کیمپس نے 53 ویں کامن ٹریننگ پروگرام میں شامل افسران کی سرکاری سکولوں میں پانچ روزہ اٹیچمنٹ کا پروگرام اغاز کیا گیا ہے۔اس پروگرام سے پنجاب میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے اور ماحول دوست سوچ کو فروغ دینے کی اہم کوشش کی گئی ہے۔ یہ پروگرام نومبر میں شروع ہوا۔جس کے کے تحت زیر تربیت افسران کو براہ راست سرکاری سکولوں میں تعینات کیا گیا۔ تا کہ وہ تعلیمی ماحول میں طلبہ کے مسائل اور زمینی حقائق کا مشاہدہ کر سکیں۔ یہ پروگرام اقوام متحدہ کے پائدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جی اے) معیاری تعلیم اور) (ایس ڈی جی 13) موسمیاتی عمل کے مقاصد سے ہم آہنگ ہیں۔اس پانچ روزہ پروگرام میں تربیتی افسران نے سکول اسمبلیوں میں شرکت کی۔ کلاس روم کا جائزہ لیا اور اساتذہ کے ساتھ مل کر اسباق کی منصوبہ بندی کی اور طلبہ کو مختلف مضامین پڑھائے۔ داستان گوئی، آرٹس، سائنس سے تجربات، آئی ٹی مشین اور کیریئر رہنمائی جیسے پروگرام اور سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد مستقبل کے سرکاری افسران میں کم وسائل والے طلبہ کے لیے ہمدردی اور اور فلاح و بہبود کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ تا کہ وہ تعلیم کے مسائل کو وہ قریبی طور پر دیکھیں اور ان کا شعور حاصل کریں اور آئندہ فیصلہ سازی میں ان حقائق کو ترجیح دے سکیں۔ اساتذہ کے ساتھ مشترکہ سیشن بھی کیے گئے جن میں اساتذہ کرام کے ساتھ تبادلہ خیالات بھی ہوا۔فیڈ بیک اور جدید تدریسی طریقوں کا تعارف بھی شامل تھا۔افسران نے اسکولوں کی عمارتوں، سہولتوں، عملے داخلہ و خارجہ اور ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ لے کر بہتر نکات سامنے لائے۔ پروگرام کا ایک اہم ستون ماحولیات کے متعلق آگاہی تھا۔سرکاری افسران کے ماحولیاتی تبدیلی، سموگ سے بچاؤ اور شجر کاری پر لیکچر ہوئے۔ جبکہ پیپل، بوہڑ، نیم اور خشک سالی برداشت کرنے والے درخت لگا کر گرین ماحول کی ترغیب دی۔ طلبہ کو ماحول دوست عادت اپنانے، سکولوں کو سرسبز بنانے اور دوستانہ کلچر کی ترغیب دلائی۔ پروگرام کے دوران والدین، سکول کونسلوں اور مقامی کمیونٹی سے ملاقاتوں کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ تجویز کردہ اقدامات صرف قیمتی نہیں بلکہ پائیدار ثابت ہوں۔ روزانہ کی رپورٹس نمایاں کامیابیاں حکام کو تھوڑی مدت کلاس روم میں شمولیت تدریسی کی تدریس کے معیار اور ماحولیات سے متعلق آگاہی ہوئی جب ائندہ اس کے نتیجے میں طلبہ کی کارکردگی بہتر ہونے، کمیونٹی کی شرکت میں اضافہ اور سکول گارڈنز کا قیام شامل ہے۔ اکیڈمی کے حکام کے مطابق یہ تجربہ مستقبل کے پبلک سیکٹر رہنماؤں کو زیادہ سے زیادہ حساس باخبر و موثر بنائے گا اور پاکستان کے نوجوانوں کے لیے ایک پائیدار، روشن اور تعمیری تعلیمی مستقبل کی بنیاد رکھے گا۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا کانووکیشن 2025

تحریر پروفیسر ملک محمد شریف

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کا سال 2025 کا کانووکیشن لاہور میں منعقد ہوا۔ یہ کانووکیشن ایوان اقبال میں منعقد کیا گیا۔ اس کانووکیشن میں صرف پنجاب کے طلباء اور طالبات نے شرکت کی۔ اس خصوصی تقریب کے انعقاد کو کامیاب بنانے کے لیے ریجنل ڈائریکٹر ملک امان اللہ اور ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر عظمیٰ اور سٹاف نے بڑی جانفشانی سے کام لیا اور زیادہ سے زیادہ طلبہ کی حاضری کو ممکن بنایا۔ اس جاذب نظر تقریب میں طلبہ اساتذہ ٹوٹیٹرز اور والدین سمیت تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد سے زائد طلبہ اور طالبات نے دائرہ کار دیہاتوں تک پھیلا ہوا ہے۔ پنجاب کے اندر 22 کیمپسز قائم ہیں۔ حالیہ سیشن میں داخلہ میں ایک بڑا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ خاص کر لاہور میں، جو ملک امان اللہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ لوگوں کا اعتماد یونیورسٹی پر مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی دہلیز تک تعلیم کی رسائی کا عمل جاری ہے اور خصوصاً دیہات میں علم کی شمع جلائی جا رہی ہے۔ رجسٹرار علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی راجہ عمر یونس نے کہا کہ اوپن یونیورسٹی ایک اثاثہ ہے اور یہ ادارہ ہمارے لیے باعث فخر ہے۔ آج کا کانووکیشن اپنے دامن میں شاندار کے کانووکیشن میں شرکت کر رہا ہوں اور آپ سے ہم کلام ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ یونیورسٹی کا آغاز 1974 میں ہوا اور اب اسے 50 سال ہو چکے ہیں۔ نصف صدی کا سفر علمی اور تعلیمی حوالے سے بڑا خوشگوار رہا ہے۔ ایسی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اوپن یونیورسٹی صرف برطانیہ میں موجود ہے۔ دنیا میں کہیں بھی فاصلاتی نظام موجود نہیں تھا۔ لیکن مشرق میں ہمیشہ سے فاصلاتی نظام کسی نہ کسی شکل میں جاری رہا اور مشرق ہمیشہ علم کا گہوارہ بنا رہا۔ ہندوستان پاکستان صوفیاء کرام کی سرزمین ہے، جہاں فاصلاتی نظام کی روح ہمیشہ قائم رہی۔

شرکت کی۔ طلبہ اور طالبات کا جوش دیدنی تھا۔

ڈاکٹر عظمیٰ نے ڈائریکٹر جنرل سروسز توقیر احمد خان کو مائیک پر بلایا جنہوں نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ شرکاء نے اس تقریب کو ایک کامیاب جشن میں تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ناصر محمود فیکلٹی ممبران، رجسٹرار، کنٹرولر امتحانات، افسران اور والدین کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ایشیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ یہاں سے اب تک 50 لاکھ طلبہ اور طالبات فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ 50 فیصد سے زائد طلبہ صوبہ پنجاب سے ہیں۔ اس ادارہ کا نتائج لیے ہوئے ہے اس یونیورسٹی کا رجسٹرار ہونے پر مجھے فخر ہے۔

انہوں نے پروفیسر ڈاکٹر ناصر محمود وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے کانووکیشن کے آغاز کا اعلان کرنے کی درخواست کی۔ جنہوں نے باقاعدہ کانووکیشن کے افتتاح کا اعلان کیا۔ ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز، پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اشعار کی شکل میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو یہ زمین اور آسمان نہ ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لمحات میرے لیے باعث مسرت ہیں، کہ میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ہم نے دنیا کو علم دیا اساتذہ کرام یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو تعلیم و تربیت کا نظام دیا ہے آج بھی وہی چل رہا ہے۔ مدینہ میں یہ نظام موجود تھا پھر اولیاء کرام اور آئمہ کرام کے ذریعے دنیا میں پھیلا ان کی باتیں آج بھی ہمارے لیے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا اس فاصلاتی نظام کی طرف آ رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ 50 لاکھ طلبہ علامہ اقبال یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں دنیا کے کسی بھی ادارے نے اتنی بڑی تعداد میں شرح خواندگی میں اضافہ نہیں کیا۔ یہ یونیورسٹی تعلیم کے ساتھ نظریاتی

ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر عظمیٰ

ریجنل ڈائریکٹر ملک امان اللہ خان

رجسٹرار میجر راجہ عمر یونس

ڈاکٹر توقیر احمد خان

کنٹرولر امتحانات محمد زاہد اختر خاکی

سرحدوں کی بھی محافظ رہی ہے۔ دیا جل رہا ہے اور علم کی روشنی پھیل رہی ہے۔ پنجاب اور دوسرے صوبوں میں میں کوئی ایسا علاقہ نہیں جہاں یونیورسٹی کا پیغام نہیں پہنچا، جہاں کوئی ادارہ نہیں وہاں یونیورسٹی موجود ہے اساتذہ درس محبت دے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو حیثیتوں سے زندگی کا نظام چل رہا ہے معلم یا متعلم ،انہوں نے کہا جب معاشرہ تعلیم یافتہ ہوگا تو پاکستان ترقی کرے گا

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے پنجاب چیپٹر کانووکیشن میں 80 طلبہ اور طلبات کو ڈگریاں دی گئیں اور اعلی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 90 طلباں طالبات کو گولڈ میڈل سلور میڈل اور راونڈز میڈل سے نوازا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر ناصر محمود نے کہا کہ پنجاب میں اس سال طلبہ کی تعداد پانچ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ جس میں دو لاکھ 80 ہزار طالبات ہیں۔ جو یونیورسٹی کی خواتین کی تعلیم کے فروغ کی روشن مثال ہے۔ صوبہ پنجاب کے سیلاب متاثرین میں سے 10 ہزار مستحق طلبہ کی فیس مکمل معاف کی گئی۔ وائس چانسلر نے مزید کہا کہ یونیورسٹی لائف لانگ لرننگ سینٹر کے تحت ٹیکنالوجی اور ہنر پر مبنی مختصر مدت کے کورسز کے طلبہ کو عملی مہارتوں سے آراستہ کر رہی ہے۔ اوپن یونیورسٹی نے ہمیشہ محروم اور پسماندہ طبقات کو قومی دھارے میں شامل کرنے پر خصوصی توجہ دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گلگت، بلتستان، بلوچستان اور کے پی کے ضم شدہ اضلاع کے طلبہ کو میٹرک کی مفت تعلیم ،ٹرانس جینڈر ،معذور افراد ،شہداء کے بچوں اور قیدیوں کو وظائف دیے جاتے ہیں۔ خواتین قیدیوں جن کے چھوٹے بچے ان کے ہمراہ جیل میں مقیم ہوتے ہیں ان کو بھی تعلیمی سہولت اوپن یونیورسٹی مہیا کرتی ہے، وائس چانسلر ناصر محمود ڈاکٹر ناصر محمود نے اپنے خطاب میں حاضرین ،طلبہ والدین افسران کو ڈائریکٹر لاہور ریجن امان اللہ کی قیادت میں ہونے والی شاندار تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور انہیں اس پر وقار تقریب میں خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات ہم سب کے لیے باعث فخر ہے کہ یونیورسٹی اپنا تعلیمی سفر کامیابی سے طے کر رہی ہے یونیورسٹی میں زیادہ تر خواتین ہیں کل 53 سینٹر کام کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی میں 300 سے زائد پروگرام چل رہے ہیں۔ سلیبس دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ تعلیم کا سلسلہ میٹرک سے پی ایچ ڈی تک جاری ہے۔ کئی پروگرام پی ایچ ڈی سطح پر بھی کئی پروگرام غیر ملکی سطح پر بھی چل رہے ہیں۔ پاکستان کا کوئی شہر اور گاؤں ایسا نہیں جس میں ہمارا طالب علم نہ ہو یہی اب ادارہ یہ ادارہ دنیا بھر کے 80 ممالک میں بھی علم کی روشنی پھیلا رہا ہے۔ دیگر ممالک سے بھی 20 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ ترکی چین جاپان اور ایران سے معاہدے کیے گئے ہیں ،طلبہ اور اساتذہ کے وفود کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں روسی چینی جاپانی زبانوں کے کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی پسماندہ علاقوں کے عوام کو قومی دھارے میں لا رہی ہے۔ یونیورسٹی 1200 سے زائد زائد قیدیوں کو تعلیم دے رہی ہے۔ یونیورسٹی 120 ملین روپے کے وظائف بھی دیتی ہے یونیورسٹی

ریسرچ کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ 2025 میں عالمی سطح پر فاصلاتی نظام تعلیم میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی پہلے نمبر پر ہے جو کہ پاکستان کے لیے اور ہم سب کے لیے باعث فخر ہے جدید تقاضوں کے مطابق نظام کو بہتر بنایا جارہا ہے دنیا کی دیگر یونیورسٹیوں تک آن لائن رسائی حاصل ہے۔ ہم نے سہولت مرکز بھی قائم کیے ہیں ہم نے کووڈ کے درمیان بھی تعلیم کے عمل کو معطل ہونے نہیں دیا اور نہ ہی سیلاب کے دوران تعلیمی عمل بند ہوا۔ ہمارے گریجویٹ اعلی عہدوں پر فائز ہیں۔ فوج میں آفیسر بھی ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو یونیورسٹی سے بھی ہمارا رابطہ ہے۔ یونیورسٹی ہم نصابی سرگرمیوں میں آگے آگے ہے۔ طلبہ کی فلاح وبہبود یونیورسٹی کی اولین ترجیح ہے ۔ وائس چانسلر نے آخر میں فارغ التحصیل طلبہ اور طالبات کو مبارکباد دی کہ آپ اپنی عملی زندگی میں قدم رکھ رہے ہیں۔ آپ ہمارے نمائندے ہیں اور یہ سب کچھ آپ کے اساتذہ کی محنت کا مرہون منت ہے۔ آپ کی ڈگریاں قومی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گی، میدان عمل میں پاکستان کی ترقی میں حصہ ڈالیں۔ یہ یونیورسٹی ہمارا باعث فخر قومی اثاثہ ہے ۔ کانووکیشن میں ماسٹر اور بیچلر ڈاکٹریٹ ڈگریوں کے طلبہ وطالبات نے بھی شرکت کی۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ایجوکیشنل براڈ کاسٹنگ کا کردار

تحریر پروفیسر ملک محمد شریف

میڈیا کو ریاست کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ تعلیم کی روشنی پھیلانے میں اس کا کردار بڑا اہم ہے۔ ایجوکیشنل براڈ کاسٹنگ کو ایک منفرد حیثیت حاصل ہے۔ بہت سے تعلیمی ادارے، اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی نشریات کے ذریعے علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی ان تعلیمی اداروں میں سے ایک ہے، جو ایجوکیشنل براڈ کاسٹنگ کے ذریعے لاکھوں لوگوں تک علم کی روشنی پہنچا رہی ہے۔ اس یونیورسٹی کا ویژن اور مشن یہ ہے کہ تعلیم سب کے لیے، رنگ و نسل، عمر سب سے ماورا۔ عالمی ماحول میں تبدیلی کی وجہ سے شدت پسندی کو بھی فروغ ملا اور برداشت آمیز رویے میں کمی محسوس کی گئی۔ اس صورتحال کو سدھارنے کے لیے، ایجوکیشنل براڈ کاسٹنگ اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس کے ذریعے معاشرے میں عدم برداشت، بڑھتی ہوئی تشدد کی لہر، انتہا پسندی کے فروغ تعلیم میں پسماندگی کو تحمل پر مبنی رویوں کے فروغ اور ریاستی اداروں کے مابین تعلقات کو مضبوط بنا کر صورت حالات کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ انتہا پسندی ملک کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ اس کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس کا واحد حل مکالمے کا آغاز ہے۔ اس سلسلے میں اساتذہ اور دانشوروں کا کردار بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اوپن یونیورسٹی ایک بڑا ادارہ اس کے اساتذہ کو پاکستانی معاشرے سے عدم برداشت اور تشدد پسندی کے رویے کو ختم کرنے کے لیے اوپن یونیورسٹی قائدانہ کردار ادا کر سکتی ہے۔ کیونکہ علمی فکری اور اور عملی تحریکوں کا آغاز ہمیشہ درسگاہوں سے خصوصاً جامعات سے ہوتا ہے۔ ہماری فوج اس سلسلے میں شدت پسندی اور انتہا پسندی کے خلاف ہم صف آرا ہے۔ اس سلسلے میں ہر ہر شہری کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس کے لیے جہالت کا خاتمہ سب سے بڑا چیلنج ہے۔ اس کو روکنے کے لیے تعلیم کو عام کرنا ضروری ہے۔ یہ کام اوپن یونیورسٹی بذریعہ براڈ کاسٹنگ کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں جامعات کو فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔ نشریات ادارے سامعین کا نقطہ نظر معلوم کر کے کمیونٹی پروگرام میں شامل کرنا چاہیے۔ اوپن یونیورسٹی حصول علم کی سہولتوں کو دور دراز علاقوں کے عوام کی رسائی میں لانے کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کی مدد سے انقلابی وسعت لا رہی ہے۔ اوپن یونیورسٹی کے ریڈیو، ٹی وی پروگرام سی ڈیز اور آڈیو کیسٹ پر برائے فروخت دستیاب ہیں۔ یونیورسٹی اپنے طلبہ طالبات کو انٹرن شپ اور بطور کمپیئر وغیرہ اپنی صلاحیتوں کو اظہار کے لیے اپنے تین ٹیلی ویژن سٹوڈیو اور تین ریڈیو اسٹیشن میں مواقع بھی فراہم کرتی ہے۔ سمسٹر کے تعلیمی دورانیہ میں طلبہ کو پیش انے والے مسائل، مشکلات اور ان کے حل کے سلسلے میں جامع دستاویزی فلموں کے ذریعے طلبہ اور طالبات کی رہنمائی کی جاتی

ہے۔ اوپن یونیورسٹی کے اوورسیز آپریشنز ڈائریکٹریٹ کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں ضروریات کے مطابق تعلیمی مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ مختلف کیمپس میں ماس کمیونیکیشن کی ورکشاپ کا انعقاد کیا جاتا ہے کیونکہ قوموں کی معاشرتی ترقی میں میڈیا کا کردار ایک مسلمہ حقیقت ہے طلبہ میڈیا کے شعبے سے وابستہ ہو کر اپنے فرائض کی ادائیگی میں معاشرتی سماجی اور تعلیمی اصلاح کے لیے بہترین کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں اوپن یونیورسٹی کے شعبہ ائی سی ٹی کا کردار قابل تعریف ہے۔ چاروں صوبوں کے ریجنل اور علاقائی دفاتر میں ویڈیو کانفرنس سسٹم موجود ہے۔ تاکہ تعلیمی ورکشاپ کے انعقاد کو یقینی بنایا جائے۔ وائی فائی ریجنل افسز میں لگایا گیا ہے بلکہ ایس ایم ایس گروپ ایس، ایم بی اے ایم پی اے برائے طلبہ شروع کر دیا گیا ہے، تعلیمی کمپلیکس میں وائی فائی کی سہولت حاصل ہے، شعبہ کمپیوٹر سائنس نے ای لرننگ کا آغاز کیا ہے، ایک سالہ پی جی ڈی پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے جہاں ایل ایم ایس کے ذریعے لیکچر دیے جاتے ہیں ملٹی میڈیا الیکٹرانک کورسز تیار کیے گئے ہیں، جو کہ بی ایس سی اور پی جی ڈی طلبہ اور طلبات کو مہیا کیے جاتے ہیں۔

ون ونڈو آپریشن سنٹر

ون ونڈو آپریشن سنٹر کا بنیادی مقصد یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے خواہش مندوں اور اوپن یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلبہ و طالب سے جو بھی داخلوں، امتحانات یا نتائج کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے یا اپنے مسائل مشکلات کا حل کرانے کا خواہش مند ہو۔ اسے ایک ہی چھت کے نیچے تمام سہولتیں کم سے کم وقت میں نہایت آسانی کے ساتھ فراہم کرنا ہے۔ یہ سہولت بلکہ مرکز کے علاوہ ریجنل افس میں بھی موجود ہے۔ خاص طور پر یہ سلسلہ لاہور ریجنل آفس جہاں ملک کمان اللہ کی نگرانی میں یہ سینٹر کامیابی سے کام معلومات مہیا کرتا ہے۔ ملاقاتی حضرات بڑے خوش ہوتے ہیں۔ جب ان کو یہاں ہر قسم کی معلومات مل جاتی ہیں۔ یہاں بھی عمومی معلومات، ڈگری سرٹیفکیٹ، مشقوں، داخلہ، ٹیوٹر شیپ و دیگر معلومات فوری طور پر دی جاتی ہیں۔ ملک بھر میں موجود طلبہ طالبات کو کمپیوٹرائز داخلہ فارم ان کے ڈاک پتوں پر ارسال کے کر دیے جاتے ہیں اس کے علاوہ وہ یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر بھی اپنا داخلہ فارم ڈاون لوڈ کر سکتے ہیں۔ ون ونڈو آپریشن میں بیٹھنے کی سہولت موجود ہے۔ پنکھے، پانی اور دھوپ سے بچنے کے لیے سہولتیں موجود ہیں۔ طلبہ طالبات کے الگ الگ کاؤنٹر ہیں۔ وہاں بیٹھ کر بھی طلبہ و طالبات فارم تیار کرتے ہیں۔ تمام قسم کی معلومات ویب سائٹ پر بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

پاکستان اور ترقی یافتہ ممالک کی یونیورسٹیوں میں تحقیق کا معیار

پاکستان اس وقت تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی، کمزور معیشت، سیاسی عدم استحکام، داخلی و خارجی سیکیورٹی چیلنجز اور سماجی مسائل کے نازک مرحلے سے گزر رہا ہے۔ بیورو آف اسٹیٹسٹکس کی جنوری 2023 کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی آبادی 25 کروڑ تک پہنچ چکی ہے، جو ریاستی وسائل، تعلیمی ڈھانچے اور تحقیقی نظام پر شدید دباؤ ڈال رہی ہے۔ جدید دنیا میں یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کی پائیدار ترقی کا انحصار معیاری تعلیم اور تحقیق (Research Innovation) پر ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان اس میدان میں ترقی یافتہ ممالک ہی نہیں بلکہ بعض ہمسایہ ترقی پذیر ممالک سے بھی پیچھے دکھائی دیتا ہے۔

یہ مضمون پاکستان اور ترقی یافتہ ممالک کی یونیورسٹیوں میں تحقیق کے معیار کا تقابلی اور تنقیدی جائزہ لیتا ہے، جس میں عالمی درجہ بندیوں، تحقیقی ثقافت، بین الشعبہ جاتی تحقیق، ادارہ جاتی کمزوریوں اور پالیسی خلا کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔

آبادی کا دباؤ اور تعلیمی و تحقیقی بحران

پاکستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی نے تعلیمی نظام کو مقداری (Quantity) تو بنا دیا ہے، مگر معیاری (Quality) ترقی نہ ہو سکی۔ یونیورسٹیاں بڑی تعداد میں ایم فل اور پی ایچ ڈی ڈگری ہولڈرز پیدا کر رہی ہیں، مگر یہ سوال بدستور قائم ہے کہ:

کیا ہم مسئلہ حل کرنے والے محقق (Problem-solving Researchers) تیار کر رہے ہیں یا صرف ڈگری یافتہ افراد؟

ترقی یافتہ ممالک میں آبادی کے مقابلے میں تحقیق پر سرمایہ کاری کہیں زیادہ ہے، جبکہ پاکستان میں آبادی بڑھتی جا رہی ہے اور تحقیق و ترقی (R&D) کے بجٹ مسلسل سکڑ رہے ہیں، جو مستقبل کے لیے خطرناک اشارہ ہے۔

یونیورسٹیوں کی ساخت اور تحقیقی اہداف: ایک تقابلی جائزہ

پاکستانی یونیورسٹیاں

ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کے مطابق پاکستان میں 247 تسلیم شدہ جامعات ہیں، جن میں 147 سرکاری اور 100 نجی ادارے شامل ہیں۔ بظاہر یہ تعداد خوش آئند معلوم ہوتی ہے، مگر عملی طور پر:
جامعات تدریسی ادارے بن کر رہ گئی ہیں۔
تحقیق کا مقصد سماجی مسائل کا حل نہیں بلکہ ڈگری کی تکمیل بن

چکا ہے
تحقیق کا دائرہ محدود، طریقہ کار کمزور اور اثر (Impact) نہ ہونے کے برابر ہے
یوں جامعات علمی رہنمائی کے بجائے ڈگری فیکٹریوں کا تاثر دیتی ہیں۔

ترقی یافتہ ممالک کی یونیورسٹیاں

اس کے برعکس امریکہ، برطانیہ، جرمنی، جاپان اور جنوبی کوریا میں یونیورسٹیوں کا بنیادی مقصد:
علم کی تخلیق (Knowledge Production)
صنعت اور ریاست کے لیے حل (Industrial Policy Solutions)
ٹیکنالوجی، پیٹنٹس اور اسٹارٹ اپس کی تیاری
وہاں یونیورسٹیاں قومی ترقی کا فکری انجن سمجھی جاتی ہیں۔

عالمی درجہ بندیاں اور تحقیقی حیثیت

اسکوپیکو جرنل رینک (SJR) کے مطابق پاکستان تحقیق میں 45ویں نمبر پر ہے، جو کئی ترقی پذیر ممالک سے بہتر ضرور ہے، مگر سوال یہ ہے کہ:
بھارت ساتویں نمبر پر کیوں ہے، حالانکہ دونوں ممالک ایک ہی دن آزاد ہوئے تھے؟
یہ فرق محض وسائل کا نہیں بلکہ تعلیمی وژن، تحقیقاتی ترجیحات اور پالیسی تسلسل کا نتیجہ ہے۔
ٹائمز ہائر ایجوکیشن (THE) رینکنگ کے مطابق:
پاکستان کی صرف 55 جامعات عالمی فہرست میں شامل ہیں
صرف تین جامعات 600400 کے درمیان ہیں
باقی جامعات 600 سے 1800 کے درمیان ہیں

تحقیقی کلچر، تشدد اور ادارہ جاتی بحران

پاکستان کی بڑی سرکاری جامعات بی قائداعظم یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی، پشاور یونیورسٹی میں:
تشدد
نسلی و لسانی کشیدگی
اسلحہ اور سیاسی گروہ بندی
جیسے عوامل تحقیق کے ماحول کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔
قائداعظم یونیورسٹی کی حالیہ نسلی کشیدگیاں اگر قابو میں نہ آئیں تو اس کی عالمی درجہ بندی مزید گر سکتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں یونیورسٹیاں محفوظ، پرامن اور علمی آزادی کی علامت ہوتی ہیں، جبکہ پاکستان میں تعلیمی ادارے خود ایک سماجی مسئلہ بنتے جا رہے ہیں۔
بین الشعبہ جاتی تحقیق:
پاکستان کی سب سے بڑی کمزوری

جدید دنیا میں تحقیق اب یک رخی (Single-discipline) نہیں رہی۔ موسمیاتی تبدیلی، سکیورٹی، آبادی، صحت اور معیشت جیسے مسائل بین الشعبہ جاتی تحقیق (Interdisciplinary Research) کے بغیر حل نہیں ہو سکتے۔

ترقی یافتہ ممالک میں سوشل سائنس، سائنس، ٹیکنالوجی اور پالیسی ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔

پاکستان میں چند اداروں کے سوا بین الشعبہ جاتی تحقیق نہ ہونے کے برابر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہماری تحقیق عالمی مکالمے کا حصہ نہیں بن پاتی۔

پی ایچ ڈی، سینئر طبقہ اور تحقیقی جمود

پاکستان میں پی ایچ ڈی کا مقصد اکثر:

سرکاری ملازمت

ترقی (Promotion)

مراعات

تک محدود ہو جاتا ہے۔ مزید برآں: 60 سال کے بعد بار بار توسیع، سینئر طبقے کی جانب سے نوجوانوں کے لیے مواقع کی بندش

جدید تحقیق، ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل مہارتوں سے ناآشنائی

تحقیقی تنوع اور تخلیقی صلاحیت کو بری طرح متاثر کر رہی ہے۔

HEC کو عمر، کارکردگی اور تحقیق کے سخت معیارات نافذ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

تحقیقی کمزوریوں کی بنیادی وجوہات

پاکستان میں تحقیق کے کمزور معیار کی نمایاں وجوہات میں شامل ہیں:

تخلیقی صلاحیت (Creativity) کی کمی

دہرائی گئی تحقیق (Repetitive Studies)

ناقص تحقیقی طریقہ کار

اخلاقی اصولوں اور ڈیٹا پرائیویسی کی خلاف ورزی

محققین اور اداروں کے درمیان تعاون کا فقدان

یہ تمام عوامل پاکستان کو عالمی تحقیقی منظرنامے سے دور رکھتے ہیں۔

بہتری کی سمت: ایک کثیر الجہتی حکمت عملی

پاکستان میں تحقیق کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات ناگزیر ہیں:

تحقیق و ترقی کے بجٹ میں نمایاں اضافہ

بین الشعبہ جاتی تحقیقی مراکز کا قیام

یونیورسٹی انڈسٹری حکومت اشتراک

پی ایچ ڈی اور فیکلٹی کے لیے سخت کارکردگی معیارات

تشدد سے پاک، محفوظ اور علمی ماحول

اخلاقی تحقیق اور موثر Mentorship کا فروغ

پاکستان کے مسائل بی آبادی، معیشت، سکیورٹی، سیاست اور سماجی انتشار بی کا مستقل حل معیاری تعلیم اور تحقیق کے بغیر ممکن نہیں۔ ترقی یافتہ ممالک نے تحقیق کو ریاستی پالیسی کا مرکز بنایا، جبکہ پاکستان نے اسے محض تعلیمی رسمیت بنا دیا۔ اگر ہم تحقیق کو ڈگری سے نکال کر قومی بقا اور ترقی سے جوڑ دیں، بین الشعبہ جاتی سوچ اپنائیں اور نوجوان محققین کو حقیقی مواقع فراہم کریں تو پاکستان عالمی تحقیقی نقشے پر ایک باوقار مقام حاصل کر سکتا ہے۔

کتابوں سے اسکرین تک: بدلتی ہوئی تعلیمی دنیا

نبیلہ حنیف

تعلیم انسان کی وہ بنیادی ضرورت ہے جس کے بغیر نہ فرد کی شخصیت پروان چڑھ سکتی ہے اور نہ ہی معاشرہ ترقی کے زینے طے کر سکتا ہے۔ انسان نے علم کے حصول کے لیے مختلف ادوار میں مختلف ذرائع اختیار کیے۔ کبھی غاروں کی دیواروں پر تصویریں بنا کر پیغام پہنچایا جاتا تھا، کبھی مٹی کی تختیوں پر لکھا جاتا، کبھی ہاتھ سے لکھی کتابیں گاؤں گاؤں سفر کرتی تھیں۔ پھر زمانہ بدلا، چھاپہ خانہ ایجاد ہوا، کتابیں عام ہونے لگیں، اور علم نے نئی رفتار پکڑ لی۔ مگر اکیسویں صدی نے تعلیم کی دنیا کو ایک نئی سمت عطا کی، کتابوں سے اسکرین تک کا سفر!

یہ سفر محض کاغذ سے ڈیجیٹل تک منتقل ہونے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک فکری، معاشرتی، تکنیکی اور ذہنی انقلاب کا نام ہے جس نے انسان کے سیکھنے، پڑھنے، سوچنے اور تحقیق کرنے کے انداز کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ آج تعلیم صرف کلاس روم کی چار دیواری تک محدود نہیں، بلکہ ہر ہاتھ میں موجود موبائل فون، ہر گھر میں موجود کمپیوٹر یا ٹیبلٹ، اور ہر جگہ دستیاب انٹرنیٹ نے علم کو بے حد آسان اور عام کر دیا ہے۔

یہ مضمون اسی سفر کا احاطہ کرتا ہے کہ کس طرح روایتی کتابوں سے ہم ڈیجیٹل اسکرین کی دنیا میں داخل ہوئے، اس تبدیلی کے فائدے کیا ہیں، نقصانات کیا ہیں، اور مستقبل کی تعلیم کس سمت بڑھ رہی ہے۔

کتابوں کا دور: علم کی بنیاد

قدیم دور میں کتابیں علم کا واحد مستند ذریعہ تصور کی جاتی تھیں۔ لکڑی، کپڑے، چمڑے اور پھر کاغذ پر لکھی کتابیں صدیوں تک انسان کے ذہنی سفر کی شاہراہ رہیں۔ استاد اور شاگرد ایک ہی جگہ موجود ہوتے، علم منہ زبانی منتقل ہوتا، اور کتاب اسے محفوظ کرنے کا ذریعہ بنتی۔

روایتی کتابوں کے فوائد

1. توجہ اور یکسوئی پیدا کرتی تھیں کتاب ہاتھ میں پکڑ کر پڑھنے سے ذہن میں ایک مستقل ربط قائم ہوتا تھا۔

2. بلا رکاوٹ مطالعہ ممکن ہوتا تھا نہ نوٹیفکیشنز، نہ کالز، نہ سوشل میڈیا، صرف پڑھنے کا عمل۔

3. یادداشت کو بہتر بناتی تھیں قلم سے نوٹس لینا اور صفحات پلٹنا یادداشت میں محفوظ رہتا۔

4. کردار سازی میں کردار ادا کرتی تھیں اچھی کتاب انسان کی سوچ بدل دیتی تھی۔ اس دور میں علم کم رفتار سے پھیلتا تھا۔ کتابیں مہنگی تھیں، لائبریریاں کم تھیں، چھاپہ خانے محدود تھے، اور زیادہ تر لوگ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔

ڈیجیٹل انقلاب:

جب اسکرین نے کتاب کی جگہ لی انٹرنیٹ کی ایجاد نے دنیا کو ایسا جھٹکا دیا کہ تعلیم کی بنیادیں ہی بدل گئیں۔ کمپیوٹر سے لے کر موبائل تک تمام اسکرینیں سیکھنے کا ذریعہ بن گئیں۔ آج دنیا کا ہر موضوع صرف ایک کلک کی دوری پر ہے۔

ڈیجیٹل تعلیم کی خصوصیات

آن لائن لائبریریاں

لاکھوں کتابیں ایک ہی جگہ مفت یا کم قیمت پر دستیاب۔

ویڈیو لیکچرز اور آن لائن کورسز

اب استاد پوری دنیا میں بیٹھے طلبہ کو پڑھا سکتا ہے۔

انٹرایکٹو لرننگ گیمز، اینیمیشنز، سیمولیشنز، سب سیکھنے کو دلچسپ بنا رہے ہیں۔

علم کی تیز ترین رسائی

کوئی بھی موضوع سرچ کرو، اور پوری دنیا آپ کے سامنے۔

سوشل میڈیا بطور ذریعہ تعلیم

یوٹیوب، فیس بک، لنکڈ ان، ہر جگہ تعلیمی مواد کی بھرمار۔

کتابوں سے اسکرین تک کا ذہنی و نفسیاتی سفر۔

یہ تبدیلی صرف ٹیکنالوجی کی تبدیلی نہیں تھی بلکہ انسان کی ذہنی ساخت میں بھی تبدیلی آئی۔

1. مطالعے کا انداز بدلا صفحے پلٹنے کی جگہ اب اسکرولنگ نے لے لی۔

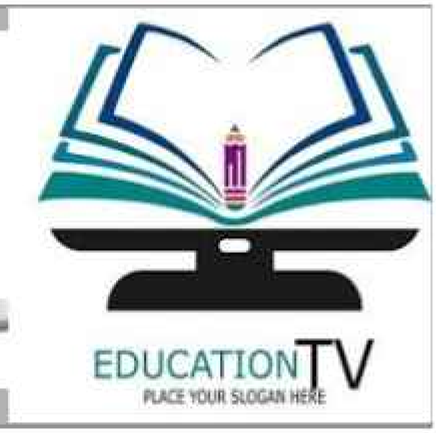

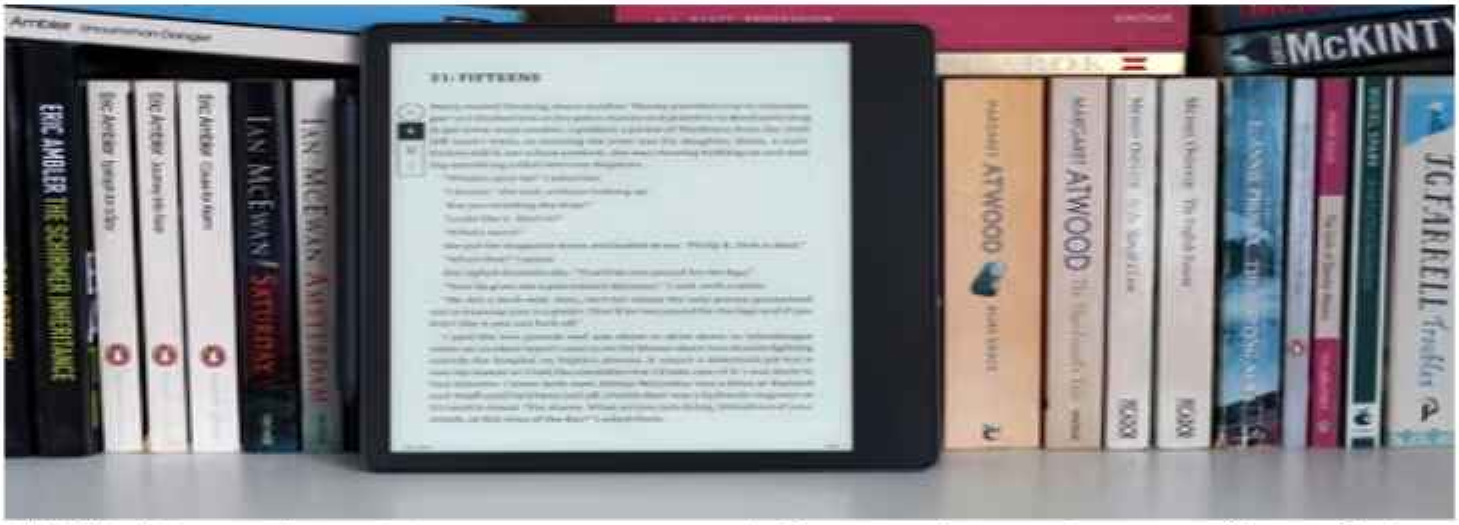

2. یکسوئی کم اور تیز رفتار سیکھنے کا رجحان بڑھا اب لوگ جلدی جلدی سیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔

3. بصری مواد کی طرف جھکاؤ بڑھا ویڈیوز اور گرافکس کتابوں سے زیادہ پسند کیے جانے لگے۔

4. تنقیدی سوچ کمزور ہونے لگی۔

5: تیز رفتار" آسان معلومات" نے لوگوں کو گہرائی میں سوچنے کا وقت نہیں دیا۔

ڈیجیٹل تعلیم کے فوائد

1. علم تک رسائی میں برابری اب امیر غریب ہر شخص انٹرنیٹ کے ذریعے وہی علم حاصل کر سکتا ہے جو دنیا کے بہترین اداروں میں دستیاب ہے۔

2. وقت کی بچت آن لائن کلاسیں گھر بیٹھے ممکن ہیں۔

3. دنیا بھر کے ماہرین تک رسائی کیلیفورنیا کا استاد پاکستان کے گاؤں میں بیٹھے بچے کو پڑھا سکتا ہے۔

4. کم خرچ اور آسان حصول کتابوں، کاپیوں، لائبریریوں اور ٹرانسپورٹ کے اخراجات کم ہو گئے۔

ڈیجیٹل تعلیم کے نقصانات

1. توجہ میں کمی اور ذہنی انتشار نوٹیفیکیشنز پڑھائی میں خلل ڈالتی ہیں۔

2. صحت کے مسائل زیادہ اسکرین ٹائم سے آنکھوں، گردن، ذہن اور نیند پر اثر پڑتا ہے۔

3. جعلی معلومات کا پھیلاؤ آن لائن ہر چیز درست نہیں ہوتی۔

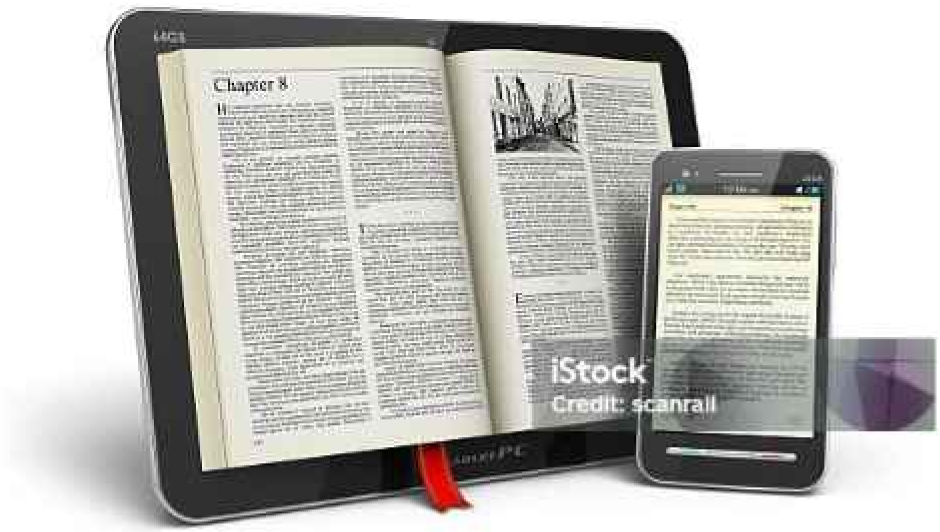

4. رویوں میں تبدیلی کتاب پڑھنے کے صبر اور یکسوئی کی عادت کمزور ہو رہی ہے۔

روایتی کتابیں کیوں اب بھی ضروری ہیں؟

1. کتابیں ذہنی سکون دیتی ہیں۔

2. گہرائی سے مطالعہ صرف کتاب میں ممکن ہے۔

3. کتابیں علمی معیار برقرار رکھتی ہیں۔

4. کتابیں توجہ بڑھاتی ہیں اور یادداشت مضبوط کرتی ہیں۔ کتابیں کبھی ختم نہیں ہوں گی، وہ صرف اپنا روپ بدل رہی ہیں۔ ڈیجیٹل اور روایتی تعلیم کا امتزاج ,مستقبل کی تعلیم مستقبل Hybrid Learning یعنی کتاب+اسکرین کا مجموعہ ہے۔

1. اسمارٹ کلاس رومز جہاں بلیک بورڈ کے ساتھ ساتھ اسکرین اور پروجیکٹر بھی ہوں گے۔

2. آن لائن+فزیکل کلاسز طلباء اپنی رفتار سے سیکھ سکیں گے۔

3.AI پر مبنی سیکھنے کے نظام ہر بچے کے لیے الگ نصاب اور الگ رفتار۔

4. ورچوئل ریئلٹی (VR) کا استعمال ڈاکٹر انسانی جسم کو تھری ڈی میں دیکھ کر سیکھے گا۔ انجینئر پل بنانے کا عملی تجربہ گھر میں کر سکے گا۔ پاکستان میں کتاب سے اسکرین تک کا سفر پاکستان میں یہ تبدیلی تیزی سے ہو رہی ہے: ورچوئل یونیورسٹی آن لائن اکیڈمیز ایپ بیسڈ لرننگ یوٹیوب لیکچرز ڈیجیٹل لائبریریاں لیکن چیلنجز بھی موجود ہیں: انٹرنیٹ کی کمی، اساتذہ کی تربیت، معاشی مسائل، اور بچوں کا اسکرین کا غلط استعمال۔

والدین اور اساتذہ کا کردار

1. اسکرین ٹائم محدود کریں۔

2. کتاب پڑھنے کی عادت پیدا کریں۔

3. بچوں کو تحقیق کی طرف لائیں۔

4. آن لائن مواد کی نگرانی کریں۔

5. ڈیجیٹل مہارتیں لازمی سکھائیں۔ نتیجہ کتابوں سے اسکرین تک کا سفر انسان کی ذہنی ترقی کی علامت ہے۔ کتابیں روشنی کی پہلی کرن تھیں، اور اسکرینیں جدید روشنی کا ایک نیا رنگ۔ اصل مقصد یہ نہیں کہ ہم کتاب کو چھوڑ دیں یا اسکرین کو اختیار کر لیں، بلکہ اصل کامیابی یہ ہے کہ ہم دونوں کو متوازن انداز میں استعمال کر کے علم کے سفر کو مضبوط بنائیں۔ تعلیم کا مستقبل نہ صرف روشن ہے بلکہ بے حد وسیع بھی کیونکہ علم اب کتاب کے صفحوں میں بھی ہے، اور ہر روشن اسکرین میں بھی۔

وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقی احسن اقبال یو ای ٹی نارووال میں جامع مسجد کے افتتاح کے بعد شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں۔

سیکرٹری سکول ایجوکیشن مدثر ریاض ملک پیکٹا کے افسران سے خطاب کر رہے ہیں۔

وزیر تعلیم رانا سکندر حیات گورنمنٹ گرلز کالج بورے والا میں سٹاف سے بات چیت کرتے ہوئے۔

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد علی شاہ زوالوجی کے زیر اہتمام ورلڈ فشریز ڈے کے موقع پر سٹال کا دورہ کر رہے ہیں۔

وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران عباسیہ کیمپس میں مسیحی برادری کے ہمراہ کیک کاٹ رہے ہیں

فروغ علم اور تعلیمی سرگرمیوں سے آگاہی کے لئے ماہنامہ علمیت لاہور کے خریدار بنیں

لودھراں میں لیپ ٹاپ اور ہونہار سکالرشپ کی تقسیم کی تقریب میں وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کا طلباء کے ہمراہ گروپ فوٹو

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل بیوٹمز یونیورسٹی کے 21 ویں کانووکیشن کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اٹھارویں بلوچستان نیشنل ورکشاپ کے شرکاء کو لیپ ٹاپ دے رہے ہیں۔ صوبائی وزیر تعلیم محترمہ راحیلہ حمید درانی بھی موجود ہیں۔

جامعہ کراچی اور جماعت اسلامی کے زیر انتظام آٹھ ٹاؤنز کے مابین مفاہمتی یادداشت کے موقع پر شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی اور مختلف ٹاؤنز چیئرمینز کا گروپ۔